REGD. No. L. 5254
89
بسم اللہ الرحمن الرحیم
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۴۵/۱۰ | ۲۷ر اخاء ۱۳۳۵ ہش | ۲۷ر اکتوبر ۱۹۵۶ء | نمبر ۲۵۲

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۲۶ر اکتوبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے۔

صحت اچھی ہے۔ الحمدللہ۔

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت وسلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۶ر اکتوبر۔ حضرت مرزا شریف احمد صاحب سلمہ ربہ کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔ الحمدللہ

احمدیہ مشن ہالینڈ کے زیر اہتمام سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا عظیم الشان جلسہ

محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کی معرکۃ الآراء تقریر

ہیگ (بذریعہ ڈاک) ۱۴ر اکتوبر کو شام کے آٹھ بجے ہیگ کی مشہور بلڈنگ "ڈیرن ٹاؤن" میں لائیڈن کے ایک قابل مستشرق پروفیسر ڈاکٹر ڈریوس (Dr. Drewes) کی صدارت میں جلسہ سیرت النبی (صلے اللہ علیہ وسلم) کی اہم اور مبارک تقریب منعقد ہوئی۔ مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب مبلغ اسلام مقیم ہالینڈ نے قرآن پاک کی تلاوت کی۔ اور جلسہ کی غرض وغایت واضح کرتے ہوئے چند تعارفی کلمات کہے۔ جس کے بعد مکرم مولوی ابوبکر ایوب صاحب اور لائیڈن کے ایک مستشرق ڈاکٹر ہڈنگ Dr. Hidding نے اپنے خیالات سے حاضرین کو مستفیض کیا۔ آخری لیکچر محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کا تھا جو چائے کے وقفہ کے بعد ۹½ بجے شروع ہوا۔ ہال سامعین سے پُر تھا۔ اور لوگ ہمہ تن انتظار۔ آپ نے اپنی روایتی قابلیت اور علم وفضل کے ساتھ بڑے دلکش پیرایہ میں اپنے ایک گھنٹہ کے لیکچر میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت اور حضور کی زندگی کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ آپ کا لیکچر نہایت روح پرور اور ایمان افزا تھا۔ جسے جملہ حاضرین نے بڑی دلچسپی اور توجہ کے ساتھ سنا۔ اور اس سے محظوظ ہوئے آپ کے لیکچر کو سنتے ہوئے بے اختیار دل سے دعائیں نکل رہی تھیں کہ اللہ تعالیٰ اس مفید وجود کو تادیر سلامت رکھے اور اسے بیش از بیش خدمات دینیہ کی توفیق عطا فرمائے۔

جلسہ کے بعد متعدد سامعین نے قدردانی کے گہرے جذبات کے ساتھ تقریب کی کامیابی پر مبارکباد دی۔ اور اس امر پر خوشی کا اظہار کیا۔ کہ انہیں مکرم جناب چوہدری صاحب کے ایسے قیمتی خیالات سننے کی سعادت نصیب ہوئی۔

ہماری یہ کامیاب تقریب جو یوم میلاد النبی صلے اللہ علیہ وسلم کے موقعہ پر منائی گئی۔ پونے گیارہ بجے اختتام پذیر ہوئی۔ حاضرین کی ایک خاصی تعداد معزز اور اہل علم حضرات پر مشتمل تھی۔ محترمہ بیگم صاحبہ جناب لیاقت علی خان مرحوم اور محترم ایم۔ اے ایچ بدوی جج عدالت عالیہ بھی اس مبارک تقریب میں شامل تھے۔ اس کے علاوہ ہمارے کئی دوست ایمسٹرڈم۔ روٹرڈم اور بعض دوسرے شہروں سے آکر اس تقریب میں شامل ہوئے۔ بفضلہ تعالیٰ یہ بابرکت تقریب ہر لحاظ سے کامیابی کے ساتھ انجام پائی۔ فالحمدللہ علیٰ ذالک۔

جلسہ کی تمام کارروائی ٹیپ ریکارڈنگ مشین کے ذریعہ ریکارڈ کی گئی۔

(مرسلہ وکالت تبشیر)

سال رواں کے لئے تعلیم الاسلام کالج یونین کی افتتاحی تقریب

نئے عہدہ داروں کے برسرکار آنے کی رسم نہایت پُروقار طور پر ادا کی گئی

ربوہ — کل مورخہ ۲۵ر اکتوبر کو ۵۷-۱۹۵۶ء کے سیشن کے لئے تعلیم الاسلام کالج یونین کی افتتاحی تقریب عمل میں آئی۔ جس میں کالج کے جملہ ممبران اسٹاف اور طلباء شریک ہوئے اس موقعہ پر یونین کے نئے عہدہ داروں کے برسرکار آنے کی رسم نہایت پروقار طریق پر ادا کی گئی۔

تقریب کا آغاز اس طرح ہوا کہ پہلے یونین کے نئے منتخب شدہ عہدہ دار پرنسپل محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب ایم۔اے (آکسن) کے ہمراہ ایک جلوس کی شکل میں ہال میں داخل ہوئے۔ جہاں جملہ ممبران سٹاف اور طلباء ان کے انتظار میں چشم براہ تھے۔ مقررہ نشستوں پر عہدہ داران اور محترم پرنسپل صاحب کے تشریف فرما ہوتے پر یونین کے صدر پروفیسر نصیر احمد خان کی صدارت میں کارروائی کا آغاز ہوا۔ تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو کالج کے ایک طالب علم اسلم صابر نے کی۔ بعد ازاں صاحب صدر نے حاضرین سے انگریزی میں خطاب کرتے ہوئے تقریب کی غرض وغایت بیان کی۔ اور نئے عہدہ داروں کے برسرکار آنے کا اعلان کرتے ہوئے یونین کے نئے وائس پریذیڈنٹ عطاء الکریم صاحب فورتھ ایئر کو کرسیٔ صدارت پر بیٹھنے اور بقیہ کارروائی سرانجام دینے کی ہدایت فرمائی۔ جب یہ کر لئے وائس پریذیڈنٹ کرسیٔ صدارت کو زینت بخشنے لے

(باقی ص۸ پر)

ستر ہزار ٹن گندم مغربی پاکستان پہنچ گئی

لاہور ۲۶ر اکتوبر۔ غیر ممالک سے درآمد کردہ ستر ہزار ٹن گندم مغربی پاکستان پہنچ گئی ہے۔ ایک اطلاع کے مطابق اس وقت چالیس سے پچاس ہزار ٹن گندم ہر مہینے باہر سے یہاں آرہی ہے۔ واضح رہے کہ صوبائی حکومت نے اس سال ۳ لاکھ ۳۵ ہزار ٹن گندم درآمد کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔ اس کے علاوہ ۷۲ ہزار ٹن محفوظ ذخیرے کی صورت میں حکومت کے پاس پہلے سے موجود ہے۔

روسی مداخلت کی مذمت

نیویارک ۲۶ر اکتوبر۔ صدر امریکہ مسٹر آئزن ہاور نے کہا ہے کہ حکومت امریکہ ہنگری میں روسی فوجوں کی مداخلت کی مذمت کرتی ہے۔

لاہور ۲۶ر اکتوبر۔ مغربی پاکستان کے وزیر مالیات واطلاعات سردار عبدالرشید خان ۲۹ر اکتوبر کو لائل پور جا رہے ہیں۔

مخدوم نذیر احمد صاحب ایم ایس سی انتقال فرما گئے

انا للہ وانا الیہ راجعون

مخدوم نذیر احمد صاحب ایم۔ایس۔سی (امریکہ) سابق فروٹ سپیشلسٹ حکومت پنجاب مورخہ ۲۱ر اکتوبر ۱۹۵۶ء کو اپنے وطن میانی ضلع سرگودہا میں وفات پاگئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو غریق رحمت فرمائے۔ اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے۔ آمین

خاکسار مخدوم بشیر احمد (برادر اکبر مخدوم نذیر احمد صاحب مرحوم)

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا
ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔اے۔ ایل۔ایل۔بی

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۷ر اکتوبر ۱۹۵۶ء

احیائے اسلام خلافت سے وابستہ ہے

ذیل میں ہم لاہور کے ایک روزنامہ کے افتتاحیہ سے کچھ اقتباسات درج کرتے ہیں:۔

"حضور (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔ ناقل) کے بارے میں مسلمانوں کے جذبات دنیا کے تمام دوسرے مذاہب کے پیروؤں کے مقابلے میں زیادہ شدید اور نازک رہے ہیں۔ اور انہوں نے نہ خود کبھی اپنے معاشرے میں حضور کے احترام کے منافی کوئی بات برداشت کی ہے۔ اور نہ کسی دوسرے کو اس کی اجازت دی ہے۔ لیکن اس کے ساتھ یہ بھی ایک تلخ لیکن ناقابلِ انکار حقیقت ہے۔ کہ یہ احترام اور محبت وعقیدت زیادہ تر زبانی اظہار اور بعض خاص رسوم کی ادائیگی تک محدود رہی ہے۔ اور مسلمانوں کی غالب اکثریت کی انفرادی زندگیاں اور دنیا کے مختلف حصوں میں مختلف زمانوں میں برپا ہونے والے مسلمان معاشروں کا اجتماعی رنگ ان ہدایات اور ان تعلیمات سے بہت مختلف رہا ہے۔ جو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے انسان کی رہنمائی کے لئے پیش کیں۔ جو پیغام اور جو نظام حیات دنیا کو پہنچانا حضور کی زندگی کا مشن تھا۔ اور جس کی خاطر آپ نے اپنی عمر کا ایک بڑا حصہ جدوجہد کی۔ اس کے بارے میں مسلمانوں کا طرزِ عمل بالعموم تغافل بلکہ بہت حد تک مخالفت کا رہا ہے۔ ....

یہ ایک واقعہ ہے۔ کہ خلافت راشدہ کے بعد ہمیں کسی ایسے معاشرے کی مثال نہیں ملتی۔ جس میں پوری اجتماعی زندگی کو باقاعدہ اسلام کی ہدایات کے تابع لاکر ایسے حالات پیدا کئے گئے ہوں۔ کہ زندگی کے جملہ معاملات میں اسلام کے منشاء کے مطابق کام ہو سکا ہو۔ بنی امیہ اور بنی عباس کے ابتدائی دور میں مسلمانوں نے علمی میدان میں جو کام کیا اور تمدن کا ارتقاء جن خطوط پر ہوا۔ اگرچہ اس میں بنیادی رہنمائی اسلام ہی سے حاصل کی گئی تھی۔ اور بحیثیت مجموعی اس معاشرے پر اسلام کا رنگ خاصا گہرا تھا۔ لیکن زندگی کے متعدد گوشے ایسے تھے۔ جن میں پوری طرح اسلام کے منشاء کو ملحوظ نہیں رکھا گیا۔ اس دور کے بعد جوں جوں مسلمان دنیا کے دوسرے حصوں میں پھیلتے گئے۔ اور دورِ نبوت سے بُعد بڑھتا گیا۔ متعدد عوامل کے نتیجے میں اسلام کی گرفت اور کمزور ہوتی گئی۔ مسلمان ممالک کے صاحبِ اقتدار طبقے ایک طرح کی گمراہیوں میں مبتلا ہوئے۔ اور مسلمان عوام کچھ دوسری غیر اسلامی عادات ورسوم کا شکار ہوئے ....

اس حقیقت کے باوجود کہ دنیا میں مسلمانوں کی تعداد پچاس کروڑ سے زائد ہے۔ اور دنیا کے ایک درجن کے قریب ممالک میں انہیں اکثریت اور غلبے کی حیثیت حاصل ہے۔ کسی بھی جگہ ہم یہ نہیں دیکھتے۔ کہ زندگی اسلام کی تعلیمات کے مطابق گزاری جا رہی ہو۔ اور معاشرت تعلیم۔ معاش اور سیاست کے دائروں میں اسلام نے جو احکام دیئے ہیں۔ ان کی پیروی ہو رہی ہو۔ اگرچہ کہیں کہیں ایسی تحریکیں کام کر رہی ہیں۔ جو زندگی کو اسلام کے اصولوں کے مطابق استوار کرنے کا مقصد اپنے سامنے رکھتی ہیں۔ لیکن ابھی مسلمان تعلیم یافتہ طبقے اور عوام کی بہت بڑی اکثریت ان تحریکوں کے اثر سے آزاد ہے۔ اور ان کے فکر وعمل کی حالت اسلام کے نقطۂ نظر سے انتہائی غیر تسلی بخش ہے۔ مخالفِ اسلام افکار ونظریات خدا ناشناس تصورِ زندگی۔ مغربی تہذیب وتمدن۔ وطنی قومیت اور اشتراکیت جیسی بلائیں بڑی تیزی کے ساتھ ان پر غلبہ حاصل کر رہی ہیں۔ اور ان کے اندر اسلامی فکر وذہن اور عمل وکردار کے جو تھوڑے سے بہت آثار اب تک باقی ہیں۔ ان کے تیزی کے ساتھ مٹنے کا بہت قوی خطرہ موجود ہے۔"

معاصر نے اپنے اداریہ میں اسلام اور مسلمانوں کی اسلامی ذہنیت کے زوال کی گویا تاریخ بیان کر دی ہے۔ معاصر نے بتایا ہے۔ کہ خلافت راشدہ کے بعد اسلامی تصورات کا زوال شروع ہو گیا تھا۔ اگرچہ زندگی کے بعض شعبوں میں اسلام کا اثر قائم رہا۔ مگر بحیثیت مجموعی اسلامی معاشرہ زندگی کے تمام شعبوں میں عمل پذیر نہیں رہا۔

خلافت راشدہ کے بعد اگرچہ مسلمانوں میں خلافت برائے نام قائم رہی۔ ۱۹۲۴ء میں ترکوں نے اس برائے نام خلافت کا بھی خاتمہ کر دیا۔ لیکن یہ حقیقت ہے۔ کہ بادشاہی قائم ہو گئی تھی۔ اور بادشاہوں نے خلیفہ کا خطاب اختیار کر لیا تھا۔ اگر حضرت عمر بن عبدالعزیز کے عہد کے دو تین سال نکال دیئے جائیں۔ تو آج تک خلیفہ کہلانے والا ایک بادشاہ بھی صحیح معنوں میں اسلامی خلیفہ کہلانے کا مستحق نہیں ہوا۔

معاصر نے اسلامی معاشرہ کے زوال کا جو نقشہ بعد کی آنے والی صدیوں اور موجودہ زمانہ کا کھینچا ہے۔ اور خلافت راشدہ میں اس کی کامیابی کا جو ذکر کیا ہے۔ اس سے ثابت ہو جاتا ہے۔ کہ جیسا کہ اللہ تعالےٰ نے وعدہ فرمایا ہے۔ اسلامی اصولوں کی کامیابی کا تعلق خلافت کے ساتھ وابستہ ہے۔ جب تک مسلمانوں میں صحیح خلافت قائم رہی۔ اسلام بھی زندگی کے ہر شعبہ پر چھایا رہا۔ لیکن جب خلافت اپنے حقیقی معنوں میں قائم نہ رہی۔ مسلمان اسلامی زندگی سے پرے ہٹتے چلے گئے۔ اور اب نوبت یہاں تک آ پہنچی ہے۔ کہ زبردست مغربی اثرات کی وجہ سے جیسا کہ معاصر نے بتایا ہے۔ یہ خوف لگتا ہے۔ کہ اسلام کے باقی آثار بھی مسلمان اقوام سے ختم ہو جائیں گے۔

دوسری بات جو اسی کا نتیجہ ہے۔ یہ ہے کہ اگر آئندہ اسلام ترقی کر سکتا ہے۔ تو خلافت کے ذریعہ ہی کر سکتا ہے۔ یہی ایک حبل متین ہے۔ جس کو پکڑے بغیر اسلام دنیا میں قائم نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مشہور حدیث جس میں دوبارہ خلافت علیٰ منہاج نبوت کے قیام کی پیشگوئی کی گئی ہے۔ نہایت وضاحت سے اسلامی تاریخ کے مختلف ادوار کو بیان کرتی ہے۔ یعنی خلافت علیٰ منہاج نبوت ـــ بادشاہی ـــ خلافت علیٰ منہاج نبوت۔

افسوس ہے۔ کہ اس حدیث کی موجودگی میں جس کے دو اجزاء اب تک صحیح ثابت ہو چکے ہیں۔ اکثر لوگ اس کے آخری جز یعنی دوبارہ خلافت علیٰ منہاج نبوت کے قیام پر ابھی تک ایمان نہیں پیدا کر سکے۔ چنانچہ معاصر مذکور اپنے اداریہ کے آخر میں رقمطراز ہے۔

"یہ صورت حال ان تمام لوگوں کو دعوت فکر اور دعوت عمل دیتی ہے۔ جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سچی محبت رکھتے ہیں۔ اور اسلام پر اس لحاظ سے ایمان رکھتے ہیں۔ کہ یہ خود مسلمانوں اور تمام انسانوں کے لئے بہترین لائحہ عمل ہے۔ ان کا فرض ہے۔ کہ اپنی ساری توجہ اور صلاحیتیں مسلمانوں کو اسلام پر قائم کرنے کے کام میں صرف کریں۔ اور اس کی شکل یہ ہے۔ کہ اس دور کے مسلمان کے سامنے اسلام کو ایسے انداز میں پیش کیا جائے۔ کہ تمدن کے ارتقاء اور مغربی ممالک کی لوٹ کھسوٹ نے دنیا کو جن مسائل سے دوچار کر دیا ہے۔ ان کا اطمینان بخش حل اسے اسلام میں مل جائے۔ یہ مسائل ایسے اہم ہیں۔ اور حل کا ایسا شدید تقاضا کر رہے ہیں۔ کہ ان سے صرف نظر کرنے والا کوئی نظام یہ توقع نہیں کر سکتا۔ کہ اپنے ماننے والوں پر بھی اپنی گرفت قائم رکھ سکے۔ اسلام کے مخالف افکار ونظریات بڑی قوت اور وسائل کے ساتھ دنیا پر چھانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اور ان کا مقابلہ کرنے کی یہی صورت ہے۔ کہ ان سے بہتر فکر کو ان سے بہتر انداز میں دنیا اور مسلمانوں کے سامنے پیش کر دیا جائے۔ یہ کام اگر نہ ہو سکا۔ تو نبی صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے محبت اور عقیدت کا دعویٰ کرتے رہنے کے باوجود ملت اسلامیہ مخالف اسلام نظریات کے زیر اثر آتی جائے گی۔ اور کوئی اپیل اور کوئی درخواست اس عمل کو نہ روک سکے گی۔ اور عین ممکن ہے۔ کہ کچھ عرصہ بعد اسلام اور پیغمبر اسلام سے محبت وعقیدت کے زبانی دعوے بھی ختم ہو جائیں۔"

یعنی معاصر کے خیال میں مسلمانوں کی آئندہ ترقی کا نسخہ یہ ہے۔ کہ

"اسلام کو اس انداز سے پیش کیا جائے۔ کہ تمدن کے ارتقاء اور مغربی ممالک کی لوٹ کھسوٹ نے دنیا کو جن مسائل سے دوچار کر دیا ہے۔ ان کا اطمینان بخش حل اسلام میں مل جائے۔"

ہمارا علیٰ وجہ البصیرت ایمان ہے۔ کہ اسلام میں ان تمام مسائل کا حل موجود ہے۔ لیکن اس کے یہ معنی نہیں ہیں۔ کہ اسلام کو سوائے اسلامی انداز کے کسی نئے انداز سے پیش کرنے کی ضرورت ہے۔ اسلام کو جس انداز سے اللہ تعالےٰ نے اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اور حضور کے بعد خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم نے پیش کیا ہے۔ اسی انداز سے اب بھی اسے پیش کیا جا سکتا ہے۔ پیش کرنے کے انداز کی نہیں بلکہ حقیقی پیش کرنے والوں کی ضرورت ہے۔ ان پیش کرنے والوں کی صفات قرآن کریم میں موجود ہیں۔ اور ایسے لوگ صرف وہی ہو سکتے ہیں۔ جو اللہ تعالےٰ کی وعدہ کردہ خلافت کے حامل ہوں۔ شروع میں خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم نے ہی اسلام کو زندگی کے ہر شعبہ میں قائم رکھا تھا۔ اور دوبارہ اسے زندگی کے ہر شعبہ میں قائم کرنے کے لئے بھی خلافت ہی کی ضرورت ہے۔ ایسے خلفاء کی ضرورت ہے۔ جو اپنے اثر سے ایسے مسلمان پیدا کریں۔ جن کی صفت اللہ تعالےٰ نے ان الفاظ میں بیان فرمائی ہے:۔

"ان الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا تتنزل علیھم الملٰئکۃ ان لا تخافوا ولا تحزنوا وابشروا بالجنۃ التی کنتم توعدون نحن اولیاءکم فی الحیٰوۃ الدنیا وفی الاخرۃ ولکم فیھا ما تشتھی

(باقی صفحہ ۴ پر)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

کے ساتھ

غیر مشروط اور غیر متزلزل وفاداری کا اعلان

ہم یہ عہد کرتے ہیں کہ مرتے دم تک حضور کے دامن سے وابستہ رہینگے اور حضور کے ہر حکم کی بہ انشراح صدر تعمیل کرنا اپنے لئے باعث سعادت سمجھیں گے

سالانہ اجتماع کے موقعہ پر مجلس عالمگیر خدام الاحمدیہ کی متفقہ قرارداد

مجلس خدام الاحمدیہ کے سولہویں سالانہ اجتماع کے موقعہ پر متفقہ طور پر دو قراردادیں منظور کی گئی تھیں۔ ان میں سے ایک کل کی اشاعت میں شائع ہو چکی ہے دوسری قرارداد مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب بی۔ اے نے پیش کی۔ اور تمام خدام نے بلا استثناء نہایت جوش کے ساتھ اس کی تائید کی۔

"مجالس خدام الاحمدیہ کا یہ عالمگیر اجتماع پورے عزم اور اخلاص کے ساتھ اپنے اس غیر متزلزل عقیدے اور مستحکم ایمان کا اظہار کرتا ہے۔ کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلیفہ برحق اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی مصلح موعود کے مصداق ہیں۔ سیدنا حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کے عہد مبارک میں اللہ تعالیٰ نے معجزانہ رنگ میں اسلام کی تبلیغ اور سرورِ کائنات حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے نام کو اکناف عالم تک پہنچایا اور جماعت کے خلاف جس قدر بھی فتنے برپا کئے گئے۔ ان میں اللہ تعالیٰ نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی غیر معمولی تائید و نصرت فرمائی۔ ہمارے دل اس ایمان و یقین سے لبریز ہیں۔ کہ موجودہ فتنہ بھی جو مولوی عبدالوہاب عمر مولوی عبدالمنان عمر اور ان کے ساتھیوں کی طرف سے کھڑا کیا گیا ہے انشاء العزیز ناکامی و نامرادی کا منہ دیکھے گا اور مسیح پاک کی یہ جماعت جو سیدنا و امامنا حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کی قیادت میں رہے گی بحفاظت تمام قدم آگے ہی آگے بڑھاتی رہے گی۔ اور فتح و نصرت حضور کے قدم چومے گی۔

پس خدام الاحمدیہ کا یہ عالمگیر اجتماع حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز سے غیر مشروط اور غیر متزلزل وفاداری اور جملہ منافقین اور ان کی شرانگیزی سے انتہائی بیزاری کا اعلان کرتا ہے۔ ہم حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ اپنے اس عہد کی تجدید کرتے ہیں کہ ہم مرتے دم تک حضور کے دامن سے وابستہ رہیں گے۔ اور حضور کے حکم کی بہ انشراح صدر تعمیل کرنا اپنے لئے باعث سعادت سمجھیں گے۔ چونکہ ہم اس عقیدہ پر علی وجہ البصیرت قائم ہیں۔ کہ خلافت کا قیام اسلام و احمدیت کے بقا اور روحانی ترقی کے لئے نہایت ضروری ہے اور عزل خلفاء کا ناپاک خیال سراسر غیر اسلامی ہے۔ اس لئے ہم یہ عہد بھی کرتے ہیں کہ اس قدرت ثانیہ کے سلسلہ کو تا قیامت جاری رکھنے کے لئے ہم انشاء العزیز ہر قسم کی قربانی پیش کرنے میں عین راحت محسوس کرینگے اور اپنی تنظیم کو اس رنگ میں چلانے کی پوری پوری کوشش کریں گے کہ آئندہ منافقین کو سر اٹھانے کی جرأت نہ ہو۔ یہ عالمگیر اجتماع جذبہ تشکر کے تحت اس امر کا اظہار بھی ضروری سمجھتا ہے کہ خدام الاحمدیہ کو قائم فرما کر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جماعت کے نوجوانوں میں دین کی خدمت کرنے کا جو جذبہ پیدا فرمایا ہے۔ اور اس کی تربیت فرمائی ہے وہ بھی حضور پُر نور کا ایک ناقابل فراموش کارنامہ ہے

اس مبارک تنظیم کو بھی منافقین کے وجود سے پاک رکھنا ہمارا فرض اولین ہے۔

آخر میں ہم بخلوص دل بارگاہ رب العزت میں دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے محبوب و مقدس امام کو تا دیر ہمارے سروں پر صحت و سلامتی کے ساتھ قائم رکھے۔ اور ہمیں حضور انور کی سچی اور کامل اطاعت کی توفیق عطا فرمائے۔ اور ہم حضور پُر نور کے ادنےٰ اشارے پر اپنی ہر چیز کو اسلام اور سلسلہ کی عزت کے لئے قربان کرنے کی سعادت حاصل کریں۔"

ہم ہیں حضور کے ناچیز خدام

اراکین مجلس خدام الاحمدیہ عالمگیر ۱۹۵۶ء

ہم حضور ایدہ اللہ کو خلیفہ برحق یقین کرتے ہیں

اور

منافقین کو جماعت سے خارج شدہ سمجھتے ہیں

سالانہ اجتماع کے موقعہ پر مجلس اطفال الاحمدیہ کا متفقہ ریزولیوشن

"اطفال الاحمدیہ کے تمام اراکین پورے صدق دل اور گہری عقیدت سے یہ اقرار کرتے ہیں کہ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے برحق خلیفہ ہیں اور پسر موعود اور مصلح موعود کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو عظیم الشان پیشگوئیاں فرمائی ہیں۔ حضور ہی اس کے مصداق ہیں اور ہمارا یہ ایمان ہے کہ حضور کو اللہ تعالیٰ نے خلیفہ بنایا ہے اور کوئی طاقت حضور سے حضور کا یہ منصب جلیلہ چھین نہیں سکتی۔ پس منافق اور فتنہ پرداز ہیں وہ لوگ جو خلافت کے خلاف سازشیں کر رہے ہیں۔ ہمارا ایمان اور پختہ یقین ہے کہ یہ لوگ بھی پہلے فتنہ پردازوں کی طرح ناکام و نامراد رہیں گے۔

اطفال الاحمدیہ کا یہ اجتماع ان تمام منافقین کو جنہوں نے اس وقت تک علی الاعلان خلافت کے خلاف سازش میں حصہ لیا ہے۔ اور جن کے نام اخبار الفضل میں شائع ہو چکے ہیں۔ یا جن کے متعلق آئندہ جماعت ہائے احمدیہ جماعت سے لاتعلقی کا ریزولیوشن پاس کریں جماعت احمدیہ سے خارج سمجھتا ہے۔

ہم میں سے ہر ایک اقرار کرتا ہے۔ کہ وہ ساری عمر خلافت کے ساتھ وابستہ رہیگا اور اس کے مخالفین کا مقابلہ کرے گا۔ اور خلیفہ وقت جو بھی حکم دیں اس کی پابندی کرے گا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ حضور کو تا دیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ اور وہ دن جلد آئیں جبکہ اسلام حضور کے ہاتھوں تمام دنیا پر غالب آجائے۔"

ہم ہیں حضور کے ادنیٰ غلام

اراکین اطفال الاحمدیہ پاکستان

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے۔ کہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے۔ اور زیادہ سے زیادہ اپنے غیر احمدی احباب کو پڑھنے کے لئے دے جو صاحب استطاعت احمدی الفضل خود خرید کر نہیں پڑھتا وہ اپنا فرض کما حقہ ادا نہیں کر رہا۔

رہن ——— اور ——— سُود

از محترم ملک سیف الرحمٰن صاحب فاضل مفتی سلسلہ عالیہ احمدیہ

نوٹ از ادارہ:۔ دفتر ایم این سنڈیکیٹ کی طرف سے الفضل میں جو اشتہار زیر عنوان "معقول منافع پر روپیہ لگانے والوں کے لئے زریں موقع" شائع ہوتا رہا ہے۔ اس پر ایک صاحب نے خط کے ذریعہ دریافت کیا۔ کہ سود کی کیا تعریف ہے۔ مسئلہ رہن کس فقہ۔ حدیث یا سنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی رو سے جائز ہے۔ اس سوال کے جواب میں مفتی سلسلہ مکرم ملک سیف الرحمٰن صاحب فاضل نے مندرجہ ذیل فتویٰ تحریر فرمایا ہے۔ جو افادۂ احباب کے لئے درج ذیل کیا جاتا ہے۔ (ادارہ)

رہن سے انتفاع سود میں داخل نہیں۔ کیونکہ سود کی تعریف اس پر صادق نہیں آتی۔ دوسرے حدیث میں بالصراحت رہن سے انتفاع کی اجازت موجود ہے۔ اور اس زمانہ کے مامور اور حکم عدل نے بھی اس حدیث کی صحت کو تسلیم کیا ہے۔

تفصیلی دلائل درج ذیل ہیں:۔

سود کی حرمت کے متعلق جب آیت نازل ہوئی۔ اس وقت عربوں میں سود اور ربا کی جو صورت زیادہ تر رائج تھی۔ اسے علامہ جصاص نے اس طرح بیان کیا ہے:۔

"الربا التی کانت تعرفہ العرب و تفعلہ انما کان قرض الدراھم و الدنانیر الیٰ اجلٍ بزیادۃٍ علیٰ مقدار ما استقرض علیٰ ما یتراضون بہ ......"

پھر لکھا ہے:۔

"........ ان ربا الجاھلیۃ انما کان قرضًا مؤجلًا بزیادۃٍ مشروطۃٍ فکانت الزیادۃ بدلًا من الاجل فابطلہ اللہ تعالیٰ وحرمہ"

(احکام القرآن للجصاص صـ۴۶۵ و ۴۶۷ جلد ۱)

یعنی عربوں میں جس ربا کا رواج تھا۔ وہ یہ تھا۔ کہ باہمی رضامندی سے مدت اور اجل کے مقابلہ میں قرض دی ہوئی رقم سے زیادہ رقم وصول کی جاتی تھی۔ گویا یہ زیادتی صرف اجل اور مہلت کے عوض میں تھی۔ اور اس کے سوا اس کا کوئی اور سبب نہیں تھا۔ حضرت امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ربا کی یہ تعریف کی "کل قرضٍ جرّ نفعًا فھو ربًا" یعنی ہر قرض سے جو نفع حاصل کیا جائے۔ وہ ربا ہے۔ (کشف الغمہ جلد ۱ صفحہ ۲)

اس کے علاوہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض قسم کی تجارتوں کو بھی ربا قرار دیا۔ چنانچہ فرمایا:۔

"الذھب بالذھب والفضۃ بالفضۃ والبُرّ بالبُرّ والشعیر بالشعیر والتمر بالتمر والملح بالملح مثلًا بمثلٍ سواءً بسواءٍ یدًا بیدٍ فاذا اختلفت ھذہ الاصناف فبیعوا کیف شئتم اذا کان یدًا بیدٍ وفی روایۃٍ فمن زاد او استزاد فقد اربی الآخذ والمعطی فیہ سواءٌ"

(بخاری مسلم۔ نیل الاوطار جلد ۵ صـ۱۹۳)

یعنی سونے کو سونے کے بدلہ میں۔ چاندی کو چاندی کے بدلہ میں گندم کو گندم کے بدلہ میں۔ جَو کو جَو کے بدلہ میں۔ کھجور کو کھجور کے بدلہ میں اور نمک کو نمک کے بدلہ میں بیچنا ہو۔ تو برابر اور نقد بیچنا چاہیئے۔ البتہ اگر جنس مختلف ہو۔ مثلاً سونے کو چاندی کے بدلہ میں یا گندم کو جَو کے بدلہ میں بیچا جائے۔ تو پھر زیادتی جائز ہے۔ لیکن ادھار پھر بھی جائز نہیں۔ بلکہ سودا نقد بنقد ہونا چاہیئے۔ اور جس شخص نے صورت اول میں زیادہ دیا یا زیادہ لیا۔ اس نے سود کھلایا۔ یا سود کھایا۔ کیونکہ اس میں زیادہ لینے والا اور دینے والا دونوں برابر کے مجرم ہیں۔

اب رہا رہن تو یہ خالص قرضہ حسنہ[۱] نہیں ہے۔ کیونکہ قرضہ حسنہ ہر حالت میں واجب الادا ہوتا ہے۔ وہ محض احسان ہے۔ اور قرض دینے والے پر کوئی مالی یا جانی ذمہ داری عائد نہیں ہوتی لیکن رہن میں یہ صورت نہیں۔

اسی طرح مذکورہ بالا قسم کی سودی تجارت سے بھی رہن کا کوئی تعلق نہیں۔ در اصل رہن ایک خاص قسم کا عقد مداینت یعنی لین دین ہے۔ جس میں مرتہن دی ہوئی رقم کی ضمانت میں راہن کی کسی مملوکہ چیز کو بطور رہن اپنے قبضہ میں رکھتا ہے۔ اور رہن کی تکمیل کے بعد مرتہن اس مرہونہ چیز کی ہر قسم کی حفاظت کا ذمہ دار ہوتا ہے۔ اس کے اخراجات کا وہی کفیل ہوتا ہے۔ اور اگر یہ رہن کسی وجہ سے اس کے قبضہ میں ضائع ہو جائے۔ تو دی ہوئی رقم واپس لینے کا وہ حقدار نہیں رہتا۔ اس لئے مرتہن اس قسم کی اہم ذمہ داریوں کی بناء پر رہن سے نفع حاصل کرنے کا حقدار قرار دیا گیا۔

حدیث نبوی میں آیا ہے۔ الخراج بالضمان (بخاری) یعنی ذمہ داری اور ضمانت انسان کو نفع اور آمدنی حاصل کرنے کا مستحق بنا دیتی ہے۔ اس حدیث کا پس منظر یہ ہے۔ کہ ایک شخص نے غلام خریدا۔ اور کافی دنوں تک اس سے کام لیتا رہا۔ اور اس کی آمدنی کھاتا رہا۔ بعد میں اسے اس غلام میں کسی عیب کا علم ہوا۔ اور اس وجہ سے اس نے یہ غلام بیچنے والے کو واپس کر دیا۔ بائع نے مطالبہ کیا۔ کہ ان دنوں میں جس قدر غلام نے کمایا ہے۔ وہ اسے واپس دلایا جائے۔ اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔ "الخراج بالضمان" یعنی جب خریدنے والا ان دنوں میں تیرے غلام کی ضروریات اور حفاظت کا ذمہ دار تھا۔ اور اس دوران میں اگر یہ مر جاتا۔ تو نقصان اس کا تھا۔ تم تو قیمت وصول کر چکے تھے۔ اس لئے اس غلام کی کمائی کا بھی یہی حقدار ہے۔ اور تم یہ آمدن اس سے واپس نہیں لے سکتے۔

(ابوداؤد مسند احمدؒ۔ نیل الاوطار جلد ۵ صـ۲۱۳)

اب بالکل یہی صورت رہن میں بھی ہے۔ کیونکہ مرتہن رہن کی حفاظت۔ اس کے اخراجات۔ اور اس کے نقصانات کا ذمہ دار ہوتا ہے۔ اس لئے وہ اس کے منافع کا بھی حقدار ہے۔ اسی بناء پر ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا:۔

"الظھر یرکب بنفقتہٖ اذا کان مرھونًا ولبن الدرّ یشرب بنفقتہٖ اذا کان مرھونًا وعلی الذی یرکب و یشرب النفقۃ وفی روایۃ اذا کانت الدابۃ مرھونۃً فعلی المرتھن علفھا"

(بخاری مسند احمد نیل الاوطار جلد ۵ صـ۲۳۴)

یعنی سواری کا جو جانور رہن لیا جائے۔ اس پر خرچ کرنے اور اسے چارہ دینے کی وجہ سے اس پر سواری کی جا سکتی ہے۔ اسی طرح دودھ دینے والے مرہون جانور کا دودھ پیا جا سکتا ہے۔ اور چونکہ چارے کا ذمہ دار مرتہن ہے۔ اس لئے وہی اس جانور سے یہ فائدہ حاصل کر سکتا ہے۔

اس حدیث کی تشریح کرتے ہوئے علامہ ابن القیم اعلام الموقعین میں لکھتے ہیں:۔

"مقتضی العدل والقیاس ومصلحۃ الراھن والمرتھن والحیوان ان یستوفی المرتھن منفعۃ الرکوب والحلب ویعوض عنھما بالنفقۃ ففی ھذا جمع بین المصلحتین وتوفیر للحقین فان نفقۃ الحیوان واجبۃ علیٰ صاحبہٖ والمرتھن اذا انفق علیہ ادّی عنہ واجبًا ولہ فیہ حق فلہ ان یرجع ببدلہ ومنفعۃ الرکوب والحلب تصلح ان تکون بدلًا ..... فکان ما جاءت بہ الشریعۃ ھو الغایۃ التی ما فوقھا فی العدل والحکمۃ والمصلحۃ شیٔ یختار" (جلد ۲ صـ۱۳۱)

عدل وقیاس کا مقتضیٰ بھی یہی ہے۔ اور راہن مرتہن اور حیوان مرہونہ کی مصلحت بھی اسی میں ہے۔ کہ مرتہن حیوان مرہونہ پر خرچ کرے۔ اور اس کے عوض اس سے فائدہ اٹھائے۔ یعنی وہ اس پر سوار ہو سکتا ہے۔ اور اگر وہ دودھ دیتا ہے۔ تو اس کا دودھ دوہ سکتا ہے۔ اور یہ فوائد اس کے اخراجات کا بدل بن سکتے ہیں۔ پس شریعت نے استفادہ کی اجازت دے کر اس سلسلہ میں عدل حکمت اور مصلحت کی اعلیٰ مثال قائم کی ہے۔ امام ابن القیم کے علاوہ امام احمدؒ۔ امام اسحاق بن راھویہ رحؒ امام لیث رحؒ امام شعبی رحؒ اور حضرت حسن بصری رحؒ کا بھی یہی مسلک ہے۔ (نیل الاوطار جلد ۵ صـ۲۳۵)

ایک اور حدیث میں آتا ہے۔ الرھن بما فیہ (شرح معانی الآثار للطحاوی کتاب الرہن جلد ۲ صـ۱۰۱)

یعنی رہن زر رہن کے قائم مقام ہے۔ گویا دوسرے معنوں میں اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ رہن پر قبضہ ایک لحاظ سے زرِ رہن کی وصولی کے مترادف ہے۔ اور اس کے ضیاع سے زر رہن ضائع ہو جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ علماء نے رہن کی تکمیل کے لئے ضروری قرار دیا ہے۔ کہ اس پر مرتہن کا قبضہ اس طرح پر ہو۔ کہ مرتہن بآسانی اس سے اپنی رقم وصول کر سکے۔ متاخرین حنفی فقہاء کا فتویٰ بھی یہی ہے۔ کہ رہن سے انتفاع جائز ہے۔ چنانچہ صاحب کتاب المعاملات لکھتا ہے:۔

"کما لا یجوز للمرتھن التصرف فی الرھن بدون اذن الراھن کذلک لا یجوز لہ الانتفاع بہ ...... والفتویٰ علی انہ جائز حتیٰ لا تتعطل منافع الاموال وفی منع المرتھن من الانتفاع مع الاذن لہ بذلک من الراھن تضییق السبیل امام المحتاجین الی النقود فان الناس غالبًا صاروا لا یقرضون الا برھن عقاری مشروط فیہ انتفاع المرتھن بہ طول مدۃ الرھن" (کتاب المعاملات فی الشریعۃ الاسلامیہ جلد ۲ صـ۶۰۶)

یعنی جس طرح مرتہن کے لئے یہ جائز نہیں۔ کہ وہ راہن کی رضامندی کے بغیر رہن میں کوئی تصرف کرے۔ اسی طرح اس کے لئے یہ بھی جائز نہیں

(باقی صفحہ ۸ پر)

بقیہ لیڈر (صفحہ ۲ سے آگے)

انفسکم ولکم فیھا ما تدّعون۔ نزلًا من غفور رحیم۔

ترجمہ:۔ جن لوگوں نے کہا۔ ہمارا رب اللہ ہے۔ اور پھر اسی پر جم گئے۔ ان پر فرشتے نازل ہوتے ہیں۔ یہ کہتے ہوئے کہ تم کسی قسم کا خوف نہ کرو۔ اور غمگین نہ ہو۔ ہم تمہیں اس جنت کی بشارت دیتے ہیں۔ جس کا تمہیں وعدہ دیا گیا ہے۔ ہم دنیا اور آخرت دونوں میں تمہارے دوست ہیں۔ اور جنت میں جو تمہارے جی چاہیں گے۔ تمہارے لئے موجود ہوگا۔ اور جس چیز کا تم مطالبہ کروگے۔ پورا کیا جائے گا۔ یہ تمہارے غفور و رحیم کی طرف سے مہمانی ہے۔

[۱] احکام القرآن للجصاص صـ۸۳ جلد ۱

اسلام میں خلافت کی اہمیت

از مکرم مولوی عبد المالک خان صاحب مولوی فاضل مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ مقیم کراچی

سلسلہ کیلئے دیکھیں الفضل مورخہ ۲۶ اکتوبر ۱۹۵۶ء

مغرب نے جمہوریت کا ہیولیٰ تیار کیا اس کا ایک نتیجہ قومیت کے بڑھتے ہوئے احساس کے رنگ میں ظاہر ہوا۔ اور اس احساس کے ماتحت اقوام عالم ایک دوسرے کے مقابلہ میں اپنے تفوق کی خاطر جتھہ بندی اور ہتھیار بندی کرتی ہوئی نظر آتی ہیں۔ اور مفکرین اس کا یہ حل سمجھنے لگے ہیں۔ کہ اس قسم کا شدید قومی احساس بین الاقوامی حیثیت میں تبدیل ہو جائے۔ مگر اس تبدیلی کے لئے کوئی ایسا ذریعہ ان کو آج تک میسر نہیں آیا۔ جس کے پیش نظر اس قومی احساس کی شدت میں کمی واقع ہو سکے۔ چنانچہ اس خطرہ کا ذکر بھی اس مصنف نے اپنی کتاب میں کیا ہے۔ اس کے مقابل اسلامی خلافت میں یہ عنصر موجود ہے۔ خواہ کسی قوم کا کوئی بھی فرد ہو اسلامی خلافت اس پر یکساں اپنا حق رکھتی ہے اور اس حق کے مقابلہ میں انفرادی۔ قومی تصوّر کی کوئی اہمیت باقی نہیں رہ جاتی۔ بلکہ تمام اقوام عالم کے لئے ایک مرکزی نقطۂ وحدت پیدا ہو جاتا ہے۔ کیونکہ اسلامی خلیفہ کسی ایک ملک کا خلیفہ نہیں ہوتا۔ بلکہ سارے عالم اسلام کا ایک ہی خلیفہ ہوتا ہے اور اس میں کوئی شبہ نہیں۔ جب بھی دنیا میں حقیقی وحدت اور عالمگیر اتحاد پیدا ہوگا تو اسی مرکزی نقطہ وحدت یعنی خلافت اسلامی کے ذریعہ ہوگا۔ جسے آج احمدیت پیش کر رہی ہے۔

امر ہفتم۔ ساتواں امر جس سے خلافت اسلامی کی اہمیت ظاہر ہے یہ ہے کہ اس کے ذریعہ وحدت فکری پیدا ہو جاتی ہے۔ یعنی اگر خلیفہ نہ ہو تو لوگوں میں افتراق پیدا ہوگا۔ اور لوگ گروہ بندی کے مرض میں مبتلا ہو جائیں گے۔ چنانچہ آج مسلمانوں کی یہ حالت ہے کہ اگر ایک گھر میں چار آدمی ہیں۔ تو چاروں کا نقطہ نگاہ مختلف ہے۔ لیکن خلافت کی موجودگی میں تمام لوگوں کے افکار ایک نقطۂ مرکزی پر جمع ہو جاتے ہیں۔ اور وہ ان لائینوں پر سوچتے ہیں۔ جو ان کے لئے خلیفہ وقت معین کرتا ہے۔ جس کے ساتھ خدا کی ہدایت و نصرت شامل حال ہوتی ہے۔ پس کیا یہ حالت تقاضا نہیں کرتی کہ مسلمانوں میں وحدۃ فکری پیدا کر کے انہیں انتشار و پراگندگی سے بچایا جائے اور وحدۃ صحیحہ اور اتحاد مستقیمہ پر قائم کیا جائے۔ اس ضرورت کی طرف آنحضرت صلعم نے اس حدیث کریمہ میں توجہ دلائی ہے آپ فرماتے ہیں:۔

تکون النبوۃ فیکم ما شاء اللہ ان تکون ثم یرفعھا اللہ تعالیٰ۔

یعنی تم النبوۃ یعنی میری نبوت کے زیر تربیت رہو گے۔ جب تک خدا چاہے گا ثم تکون الخلافۃ علی منہاج النبوۃ ما شاء اللہ ثم یرفعھا اللہ تعالےٰ۔ پھر خلافت نبوت کے طریق پر ہوگی اور وہ رہیگی جب تک خدا چاہے گا۔ پھر وہ اٹھ جائیگی۔ ثم تکون ملکاً عاضاً فتکون ما شاء اللہ ان تکون ثم یرفعھا اللہ تعالےٰ پھر کاٹنے والے بادشاہ ہوں گے اور وہ رہینگے جب تک خدا چاہیگا پھر وہ بھی ختم ہو جائیں گے۔۔۔

۔۔۔۔۔۔ ثم تکون الخلافۃ علی منہاج النبوۃ پھر خدا تعالےٰ خلافت منہاج نبوت پر قائم فرمائے گا

(مشکوٰۃ باب الانذار والتحذیر)

خدا تعالےٰ نے آنحضرت صلعم کی اس پیشگوئی سے جہاں خلافت کی اہمیت کو ظاہر کر دیا وہاں اس امر کی طرف بھی راہ نمائی فرمائی کہ یہ خلافت جو مسلمانوں کے انتشار و پراگندگی کے زمانہ میں قائم کی جاوے گی کوئی معمولی قسم کی خلافت نہ ہوگی۔ بلکہ یہ خلافت منہاج نبوت پر قائم ہوگی۔ سو الحمد للہ آنحضرت صلعم کی یہ پیشگوئی پوری ہوئی۔ آنحضرت صلعم کے ارشادات کے ماتحت اور قرآنی پیشگوئیوں کے مطابق خدا کا برگزیدہ مسیح موعود آیا اور اس کے بعد خدا نے خلافت کو قائم فرما کر اس حبل اللہ کے ذریعہ وحدت فکری پیدا کی۔

خلاصہ کلام یہ کہ خلافت ایک امر موعود ہے ذات باری کی مطلوبہ شے ہے۔ مسلمانوں میں وحدت ارادی مرکزیت یکجہتی پیدا کرنے کا موجب ہے۔ خلافت مشکوٰۃ نبوت محمدیہ ہے۔ جس کی خاصیت یہ ہے کہ دین کو تمکنت بخشتی اور مومنوں کے خوف کو امن سے بدل دیتی ہے۔ اور وہ دنیا میں عالمگیر وحدۃ قائم کرتی اور بین الاقوامی کشمکش کو دور کر کے انسانیت کو سلک محبت میں منسلک کر دیتی ہے۔ وہ نہ صرف رنگ و بو قوم و نسل کے امتزاج کا موجب بنتی ہے۔ بلکہ وہ تفرقوں کو مٹا کر مسلمانوں میں وحدت فکری پیدا کرتی ہے۔

خدا نے آج احمدیت کے ذریعے اس خلافت کو قائم فرما کر مومنوں سے اپنا وعدہ پورا فرمایا۔ جو برکات اور نعماء خدا تعالےٰ نے ہم کو اس مقدس و مطہر وجود کے ذریعہ عطا فرمائی ہیں۔ یہ ہمارا کام ہے کہ ہم اس کی قدر کریں۔ اور اپنے اندر وہ پاک تبدیلی پیدا کریں۔ جس کا متمنی ہمارا پیارا امام ہے خدا تعالےٰ اس کے ذریعہ ساری دنیا میں آنحضرت صلعم کے نام کی سربلندی چاہتا ہے اور اقصائے عالم تک وہ دین واحد پر لوگوں کو جمع کرنے کے لئے مقرر کیا گیا ہے۔ اور اس کی ذات سے خدا تعالےٰ کے بیشمار وعدے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے صحابہ کرام کی زندگیوں کا نقشہ اس شعر میں کھینچا ہے۔ حضور فرماتے ہیں۔

قوم کرام لا نفرق بینھم
صار والخیر الرسل کالاعضاء

یعنی صحابہ کرام کی جماعت ایک معزز جماعت ہے جن میں ہم باہم تفرقہ نہیں کر سکتے۔ کیونکہ وہ تمام کے تمام حضرت رسول خدا صلعم کے اعضاء بن گئے۔ اب یہ کیونکر ممکن ہے کہ آپ کے بعض عضو کو دیگر اعضاء سے کمتر سمجھا جا سکے۔

پس جس طرح صحابہ نے اطاعت کا نمونہ دکھایا یہی نمونہ ہمیں دکھانا چاہیئے۔ اور واضح رہے کہ خدا تعالےٰ نے اس سلسلہ کی ترقی اعظمت اور خلافت کی روشنی حقانیت کے پھیلنے کا سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے وعدہ فرمایا ہے۔ حضور فرماتے ہیں۔

"ہمیشہ قیامت تک تم میں روحانی زندگی اور باطنی بینائی رہے گی اور غیر مذاہب والے تم سے روشنی حاصل کریں گے۔ اور یہ روحانی زندگی اور باطنی بینائی جو غیر مذاہب والوں کو حق کی دعوت کرنے کے لئے اپنے اندر لیاقت رکھتی ہے۔ یہی وہ چیز ہے جس کو دوسرے لفظوں میں خلافت کہتے ہیں۔"

پس اے عزیزو! ہمارا کام ہے کہ ہم اس حبل اللہ کو مضبوطی سے تھامے رکھیں۔ جس نے اسے چھوڑا اس کے لئے خطرہ ہے۔ اور جس نے مضبوطی سے تھاما وہ سب کچھ پا گیا۔

موصی اصحاب توجہ فرمائیں

دفتر بہشتی مقبرہ کو دوران سال میں بعض ضروری معلومات موصی اصحاب سے حاصل کرنی ہوتی ہیں اور بعض امور اور حسابات کا ان کو بھی علم دینا ہوتا ہے۔ ایسی اغراض کے لئے ان کو دفتر سے خطوط اور چٹھیاں لکھی جاتی ہیں۔ اور جواب نہ آنے کی صورت میں قواعد کے ماتحت پھر ان کو رجسٹری چٹھیاں بھیجی جاتی ہیں۔ جن پر پاکستان کے اندرونی رجسٹری ساڑھے سات آنے خرچ آتا ہے۔ مگر ان میں سے بعض رجسٹریاں مختلف ریمارکس کے ساتھ واپس آجاتی ہیں۔ کسی پر یہ نوٹ ہوتا ہے کہ اس نام کا یہاں کوئی شخص نہیں ہے۔ کسی پر نوٹ ہوتا ہے کہ مکتوب الیہ یہاں سے تبدیل ہو گیا ہے۔ بعض ایسی رجسٹریاں بھی واپس آتی ہیں۔ جن پر یہ نوٹ ہوتا ہے کہ مکتوب الیہ فوت ہو گیا ہے مگر چونکہ دفتر کو اس بات کا کوئی علم نہیں ہوتا کہ جس پتہ پر خط یا رجسٹری بھیجی جا رہی ہے۔ وہاں سے موصی تبدیل ہو چکا ہے یا وفات پا چکا ہے۔ اسلئے دفتر ان کی اپنی آخری اطلاع کے مطابق ان کو اپنے دئے ہوئے پتہ پر خطوط اور رجسٹریاں وغیرہ بھجوانے پر مجبور ہے لہٰذا بذریعہ اعلان ہٰذا موصی اصحاب کی خدمت میں بصد تاکید گذارش ہے (خصوصاً ملازم پیشہ اور تاجر پیشہ موصی اصحاب کی خدمت میں) کہ جب بھی وہ ایک مقام سے دوسرے مقام پر تبدیل ہوں تو مہربانی فرما کر دفتر بہشتی مقبرہ کو اس کی اطلاع فوراً دے دیا کریں اور آئندہ کے لئے اپنے تازہ اور مکمل ایڈریس سے بھی مطلع فرمایا کریں۔ تا کہ ان کے نام ڈاک سابقہ پتہ پر نہ بھیجی جایا کرے۔ اور اس طرح ڈاک پر بے فائدہ اور بے نتیجہ اخراجات نہ ہوں۔

اسی طرح مقامی عہدیداران کو بھی اس بات کا خاص خیال رکھنا چاہیئے کہ اگر کوئی موصی دوران وفات پا جائیں اور ان کے ورثاء ان کی نعش کو دفن کرنے کے لئے ربوہ نہ لا سکیں اور اسی مقام پر دفن کریں تو دفتر کو ان کی وفات کا علم نہیں ہوتا۔ سوائے اس کے متوفی کے ورثاء یا مقامی عہدیدار اطلاع دے دیں۔ لہٰذا جب تک ایسی اطلاع موصول نہ ہو۔ دفتر موصی کے نام پر حسب الضرورت خط و کتابت کرنے پر مجبور ہے اسلئے مقامی عہدہ داران سے درخواست ہے کہ ایسی صورت حال سے بھی وہ دفتر کو مطلع فرما دیا کریں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

لیہ ضلع مظفرگڑھ میں سیرۃ النبی اور برکاتِ خلافت پر تقاریر

۱۷ اکتوبر ۱۹۵۶ء کو مکرم سید احمد علی شاہ صاحب سیالکوٹی مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ تشریف لائے اس روز بعد نماز عشاء جناب مولوی صاحب نے مقامی عیسائی مشن میں پہنچ کر پادری صاحب سے تحریف بائیبل اور وفات مسیح پر گفتگو کی۔ گفتگو کا سلسلہ دو اڑھائی گھنٹے تک جاری رہا۔ ہماری جماعت کے دوستوں کے علاوہ چند غیر احمدی دوست بھی موجود تھے۔ گفتگو کامیاب رہی۔ پادری صاحب نے غور کرنے کا وعدہ کیا۔

۱۸ اکتوبر ۱۹۵۶ء میلاد النبی کی تقریب پر بعد نماز عشاء مسجد احمدیہ میں لیکچر کا بندوبست کیا گیا۔ شہر میں منادی کرا دی گئی۔ لیکچر نہایت مفید ثابت ہوا۔ سامعین نہایت (اچھا) اثر لے کر گئے۔

بتاریخ ۱۹ اکتوبر ۱۹۵۶ء خطبہ جمعہ میں مکرم مولوی صاحب نے خلافت کی اہمیت اور برکات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ فتنہ منافقین بعض غرض مند اشخاص کی شرارتوں کا نتیجہ ہے۔ جماعت کو ہمیشہ نظام خلافت سے وابستہ رہنا چاہیئے۔

رات کے وقت فضائل اسلام پر اسی مسجد میں تقریر ہوئی۔ جس میں اسلام کی فضیلت بمقابلہ دیگر مذاہب بیان کی گئی۔ بعدہٗ بعض غیر احمدی احباب نے چند تحقیقی سوالات کئے۔ جن کا عمدگی سے جواب دیا گیا۔ اس جلسہ کا مقامی لوگوں پر بہت اچھا اثر ہوا۔ جلسوں میں عورتیں بھی شامل ہوتی رہیں۔

ماسٹر امیر عالم بی۔ اے پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ لیہ ضلع مظفرگڑھ

جماعت احمدیہ سیدوالہ کا جلسہ

مؤرخہ ۱۹/۱۰/۵۶ بروز جمعہ ۷ بجے شام جماعت سیدوالہ کا ایک جلسہ ہوا۔ جس میں مکرم بشیر محمد صاحب سیکرٹری اصلاح و ارشاد نے احباب کو سلسلہ کے کاموں میں دلچسپی لینے اور تعلیم کے فوائد سے آگاہ کیا۔ احباب کی چائے سے تواضع کی گئی۔ خاکسار نے بھی احباب کو سلسلہ کی خدمت میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے اور اخلاقی اصلاح کرنے کی تحریک کی۔ احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ مقامی جماعت کے تمام احباب کو دین کی خدمت کی زیادہ سے زیادہ توفیق عطا فرمائے۔

(بشیر احمد بھٹی امیر جماعت احمدیہ سیدوالہ)

جھنگ میں جلسہ برکاتِ خلافت

مؤرخہ ۱۲/۱۰/۵۶ بروز جمعۃ المبارک جامع مسجد احمدیہ جھنگ صدر میں ایک جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد چوہدری شاہ محمد صاحب شاکر نے برکات خلافت کے موضوع پر تقریباً پون دو گھنٹہ تقریر فرمائی۔ جس میں انہوں نے خلافت کی ضرورت اور اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے خلفائے راشدین کی قربانیوں کا ذکر کیا اور فرمایا۔ خلافت کے نہ ہونے سے نظام جماعت بالکل درہم برہم ہو جاتا ہے اور جماعت کبھی بھی منظم نہیں ہو سکتی۔

اس کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے کارناموں کا ذکر فرمایا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی بیان فرمائی اور بتایا کہ خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ ہی اس پیشگوئی کے مصداق ہیں۔

احمد الدین نائب امیر جماعت احمدیہ جھنگ صدر

لنڈن سکول آف اکنامکس کا امتحان داخلہ ۱۹۵۷ء

اکتوبر ۱۹۵۷ء میں لنڈن سکول آف اکنامکس میں بیچلر ڈگری و ڈپلومہ کے لئے پڑھنے کے منتخب امیدواران کا امتحان ۲۷/۲/۵۷ کو ہوگا۔ اس میں عام نوعیت کے ایک یا دو پرچے ہوں گے۔

شرائط:۔ فرسٹ یا سیکنڈ کلاس بی اے۔ دیگر شرائط کی تفصیل پاکستان ٹائمز ۲۰/۱۰/۵۶ میں ملاحظہ ہو۔ درخواستیں ۲۰/۱۲/۵۶ تک بنام

Educational attachee to The High Commissioner for Pakistan, Education Division 39 Lowndes Square London S. W. 1

طلب کی گئی ہیں۔

(ناظر تعلیم ربوہ)

ڈیرہ غازی خاں میں جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

۱۷/۱۸ اکتوبر کی درمیانی شب مسجد احمدیہ بلاک نمبر ۳ میں جماعت احمدیہ کے زیر اہتمام بصدارت جناب ملک حبیب الرحمن صاحب ڈسٹرکٹ انسپکٹر مدارس میلاد النبی صلے اللہ علیہ وسلم کی تقریب پر جلسہ کیا گیا لاؤڈ سپیکر کا بھی انتظام تھا۔ مردوں کے علاوہ مستورات نے بھی بڑی تعداد میں شرکت کی۔ جن کے لئے پردہ کا انتظام کیا گیا تھا۔

جناب مولوی عبدالرحمن صاحب مبشر امیر جماعت ہائے احمدیہ ڈیرہ غازی خاں نے جلسہ کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے فرمایا۔ پروفیسر غلام محمد صاحب خادم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی فارسی نظم "جان و دلم فدائے جمال محمدؐ است" اور اردو نظم "ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے" پڑھی۔ ملک عزیز محمد صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔ اور مولوی عبدالرحمن صاحب مبشر مولوی فاضل۔ اور جناب صدر نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے فضائل۔ کمالات اور بنی نوع انسان پر آپ کے بے پایاں احسانات کے موضوع پر تقاریر فرمائیں۔ جنہیں بے حد پسند کیا گیا۔

بالآخر پاکستان کے استحکام اور اسلام کی سربلندی کے لئے دعا پر جلسہ کا اختتام ہوا۔

(غلام قادر قیصرانی دفعدار پنشنر از ڈیرہ غازی خاں)

اُذْکُرُوْا مَوْتٰکُمْ بِالْخَیْر

(۱) والدہ صاحبہ غلام مصطفےٰ صاحب مرحوم سپرنٹنڈنٹ ایم۔ ای۔ ایس آف سٹور ریاست پٹیالہ بعمر تقریباً نوے سال بہاولپور میں ۱۹ اکتوبر ۱۹۵۶ء بروز منگل وفات پاگئیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ حضرت مولوی عبداللہ صاحب سنوریؓ کے قریبی رشتہ داروں میں سے تھیں بڑی نیک اور تہجد گذار تھیں۔ موصیہ تھیں۔ قبول احمدیت کے بعد جوانی میں ہی خاوند سے (جو غیر احمدی تھے) تعلقات بگڑ گئے۔ اور علیحدگی بھی ہو گئی۔ اسی حالت میں تمام عمر گذار دی۔ احمدیت میں بڑی پختہ تھیں اور اکثر اوقات ذکر الٰہی میں ہی مصروف رہتی تھیں۔

مرحومہ چونکہ اپنے غیر احمدی رشتہ داروں کے پاس فوت ہوئیں اس لئے اس عاجز کی درخواست پر امیر صاحب جماعت احمدیہ جہلم نے ان کا جنازہ مسجد احمدیہ جہلم میں ۱۲ اکتوبر کو پڑھایا۔ احباب جماعت۔ درویشان قادیان اور خصوصاً حضور اقدس دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو غریق رحمت کرے اور ان کے درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے۔ آمین

(۲) میرے والد محترم جناب محمد یٰسین خانصاحب آف فیروزپور چھاؤنی حال دھرم پورہ لاہور ۱۶ اکتوبر ۵۶ء بروز منگل ساڑھے ۱۰ بجے شب حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے اچانک وفات پاگئے ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم نہایت نیک اور پرہیزگار احمدی تھے۔ علاوہ نماز پنجوقتہ کے تہجد کا بھی التزام فرماتے تھے۔ موصی تھے۔ صاحب کشوف و رؤیا تھے۔ تحریک جدید کے دور اول کے مجاہدین میں سے تھے۔ مرحوم نے چار لڑکے اور دو لڑکیاں چھوڑی ہیں جو کہ سب بالغ ہیں۔ اور سوائے چھوٹے لڑکے کے تمام لڑکے برسر روزگار ہیں۔ دونوں لڑکیاں شادی شدہ ہیں۔ بڑی لڑکی مولوی عبدالمالک خانصاحب فاضل مبلغ کراچی کی اہلیہ ہیں۔ احباب جماعت اور درویشان قادیان اور بالخصوص حضور اقدس سیدنا مصلح موعود بنصرہ العزیز کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو غریق رحمت کرے۔ ان کے درجات بلند کرے اور ہم سب پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے نیز احمدیت پر مستحکم رہنے کی توفیق دے۔ آمین

محمد یوسف خان اکاؤنٹنٹ آف فیروزپور چھاؤنی فلاڈیلفیا آفس نخاس جھنڈا سنٹر جہلم

درخواستہائے دعا

(۱) خاکسار کے والد چوہدری منشی خانصاحب (چک گھسیٹ پورہ لائلپور) عرصہ سے ایک زمین کے مقدمہ میں پریشان ہیں۔ اب آخری مقدمے کی اپیل ملتان ڈویژن میں دائر کی گئی ہے جس کی آخری تاریخ ۱۱/۱۱/۵۶ بمقام لاہور میں ہے۔ بزرگان سلسلہ سے دردمندانہ درخواست ہے کہ صدق دل سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ میرے والد صاحب کو کامیابی و کامرانی عطا فرمائے اور ہر حال میں ہمارا حامی و ناصر ہو۔ آمین

(محمد یوسف ناصر واقف زندگی جامعہ احمدیہ ربوہ)

(۲) خاکسار کی بچی طاہرہ فرحت ۱۸/۱۰/۵۶ سے بیمار ہے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ بچی کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں (بشیر احمد زاہد از دھلا نگر)

(۳) محترم جناب شیخ عطاء اللہ صاحب ایک لمبے عرصہ سے بیمار ہیں۔ بزرگان سلسلہ ان کی شفائے کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔ شریف احمد صدیقی میانی ضلع سرگودھا

ہنگری کے جلسہ عام میں روسی فوجوں کے انخلاء کا مطالبہ

فن کاروں اور ادیبوں کو سوچنے کی آزادی دی جائے

نیویارک ۲۵ر اکتوبر۔ اخبار نیویارک ٹائم نے ہنگری کے دارالحکومت بوڈاپسٹ سے اپنے نامہ نگار کے حوالے سے ایک جلسہ عام کی رپورٹ شائع کی ہے جس میں مقررین نے کھلے بندوں ہنگری میں سے روسی فوجوں کے انخلا کا مطالبہ کیا ہے

ہنگری کے اخباروں نے اس جلسہ کو جو گیارہ کے مقام پر منعقد ہوا۔ ۱۹۴۸ء کے بعد پہلا آزاد اور پبلک جلسہ قرار دیا ہے۔ جلسہ کی صدارت ایک مشہور مصنف ہائے نے کی جس نے گذشتہ سال فن اور فن کاروں کی مزید آزادی کا مطالبہ کیا تھا۔ اور کہا تھا کہ ایک فن کار کو سوچنے کی پوری آزادی ہونی چاہیئے اور یہ بات اس کی مرضی پر منحصر ہونی چاہیئے۔۔

۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ کہ وہ ایک مارکسی کی طرح سوچتا ہے یا غیر مارکسی کی طرح۔

ہنگری اور سوویت یونین کے تعلقات کا ذکر کرتے ہوئے ہائے نے کہا کہ ہم ایک تعمیر پسند اور انقلابی دور سے گذر رہے ہیں۔ یہ دور روس میں سٹالین کی موت کے بعد شروع ہوا ہے اور بدقسمتی سے ہنگری روسی تعلقات میں تبدیلی خوش کن نہیں ہے۔ یہ بات بالکل واضح ہے کہ سٹالین کے روس اور راکوسی کے ہنگری میں مستحکم تعلقات استوار نہیں ہوئے ہیں۔

پولینڈ میں روسی وقار کو صدمہ

لنڈن ۲۵ر اکتوبر۔ ڈیلی سکیچ نے خبردار کیا ہے کہ پولینڈ سے غیر حقیقت پسندانہ توقعات وابستہ نہیں کرنی چاہئیں۔ اخبار نے واضح کیا ہے کہ پولینڈ بہت کمزور ملک ہے اور روس کے ساتھ دشمنی اس کیلئے خودکشی کے مترادف ہوگی۔

روس نے جس سلطنت پر ختم نہ ہونے والے مصائب و آلام کے ذریعہ قبضہ کیا تھا۔ وہ اس کے ہاتھوں سے نکل جا رہی ہے۔ پولینڈ سب سے پہلا ملک ہے لیکن ناگزیر طور پر دیگر طفیلی ملکوں کو بھی اس کی تقلید کی خواہش ہوگی۔ ساری دنیا کو اب یہ علم ہو گیا ہے کہ یہ عوامی جمہوریتیں محض روسی قیدی کیمپ تھے۔

اخبار "ڈیلی میل" نے لکھا ہے کہ تمام پولستانی خواہ وہ اشتراکی ہوں یا لبرل زمیندار ہوں یا دہقان۔ روسیوں سے نفرت کرتے ہیں۔ روسیوں نے بار بار انہیں ایک قوم کے لحاظ سے ختم کرنے کی کوشش کی ہے۔ سترہ برس میں تین دفعہ روس نے پولینڈ کے ساتھ دھوکہ کیا ہے۔

"ڈیلی ایکسپریس" رقمطراز ہے کہ روس اشتراکی پولینڈ کو جرمنی کا وسیع علاقہ دے چکا ہے۔ (اور)

(بقیہ) اور اگر جرمنی متحد ہو جائے تو سب سے پہلے وہ اس علاقے کی واپسی کا مطالبہ کریگا پولینڈ صرف روس کے ماتحت رہ کر ہی اس پر قبضہ قائم رکھ سکتا ہے۔ اس صورت حال کے پیش نظر شاید گومولکا اور خروشچیف کو پولینڈ کے خلاف روسی فوجوں کو حرکت آرا نہ کرنا پڑے۔

ایک میل اونچی عمارت

واشنگٹن ۲۵ر اکتوبر۔ مشہور امریکی عمارت ساز فرینک لائیڈ رائٹ نے اس ہفتہ ایک پریس کانفرنس میں جب اپنی ایک میل اونچی مجوزہ عمارت کے نقشہ کی نقاب کشائی کی تو ان سے جو پہلا سوال کیا وہ یہ تھا "آپ مذاق تو نہیں کر رہے؟" ۸۷ سالہ عمارت ساز نے فوراً یہی سوال دریافت کنندہ کے منہ پر دے مارا اور کہا کیا تم مذاق کرتے ہو؟ اس میں مذاق کی کونسی چیز نظر آتی ہے؟ نقشہ میں عمارت ایسی دکھائی دیتی تھی جیسے کہ ایک تلوار قبضہ کی طرف سے زمین میں گڑی ہوئی ہو۔ نقشہ کے نیچے لکھا ہوا تھا کہ عمارت ۵۲۸ منزلوں پر مشتمل ہوگی۔ جس کی اونچائی پانچ ہزار دو سو اسی فٹ ہوگی۔ اس کے علاوہ اس کے اوپر ۴۸۰ فٹ کا ایک برج بھی ہوگا۔ مسٹر رائٹ نے زبانی بتایا کہ اس عمارت میں ایک لاکھ تیس ہزار اشخاص نہایت آرام کے ساتھ کام کر سکیں گے۔ اور اس کی تیاری پر تخمیناً دس کروڑ ڈالر صرف ہوں گے۔ مسٹر رائٹ نے کہا کہ میرے خیال میں ایسی عمارت کی تعمیر کسی ایک فرد کے بس کی بات نہیں ہے۔

برق رفتار امریکی باربردار جہاز

لنڈن ۲۵ر اکتوبر۔ ایک امریکی باربردار جہاز نے ایسی تیز رفتاری سے بحر اوقیانوس کو پار کیا ہے کہ اس سے پہلے اس کی مثال نہیں ملتی۔ ۷ ہزار ٹن وزنی جہاز جان سارجنٹ نے نیویارک سے ساؤتھمپٹن کا فاصلہ صرف ۷ دن اور ۲۰ گھنٹوں میں طے کیا۔

وارسا ۲۵ر اکتوبر۔ پولینڈ کے نئے کمیونسٹ لیڈر گومولکا کل پولینڈ کے صنعتی شہر پوزنان روانہ ہو گئے۔ جہاں وہ روس کے مخالف فسادات میں ہونے والے روسی اور پولش افواج کے زبردست تصادم کی تحقیقات کریں گے

ضلع داود کے سیلاب زدگان میں امدادی کام

ایک لاکھ روپے کی منظوری، مالیئے کی معافی اور بیجوں کی تقسیم

حیدرآباد ۲۵ر اکتوبر۔ حیدرآباد ڈویژن کے ضلع دادو میں امدادی کام بڑی سرگرمی سے جاری ہے اور حکومت نے ضلع کے سیلاب زدگان کی امداد کے لئے ایک لاکھ روپیہ ضلعی حکام کی تحویل میں دیدیا ہے جو سیلاب زدگان میں تقسیم کیا جا رہا ہے۔ عمرکوٹ ضلع تھرپارکر کے باشندوں نے ضلع دادو کے لئے رضاکارانہ طور پر پانچ سو اسی روپے جمع کئے ہیں۔

صوبائی حکومت نے ایک لاکھ روپے کی رقم کے علاوہ ٹیوب ویل لگانے اور نہروں کی کھدائی کے لئے بیس ہزار روپے کی منظوری دی ہے۔ جو کاشتکار سیلاب اور بارشوں سے زیادہ متاثر ہوئے تھے۔ ان میں تیرہ ہزار من گندم کے بیج تقسیم کئے گئے ہیں۔ ضرورتمند افراد میں خشک دودھ، گھی، اونی کپڑے کمبل اور جوتے تقسیم کئے جا رہے ہیں۔ عمرکوٹ ضلع تھرپارکر کے باشندوں نے ضلع دادو کے طلبہ کے لئے پانچ سو روپے جمع کئے ہیں۔ جو تعلیمی اداروں کے سربراہوں کی معرفت ضرورتمند طلبہ میں تقسیم کئے جا رہے ہیں۔ حکومت ان کاشتکاروں کی جن کی فصلوں کو کچھ نقصان پہنچا ہے۔ یا وہ بالکل تباہ ہو گئے ہیں۔ امداد بھی کر رہی ہے۔ چنانچہ اس مقصد کے لئے ان لوگوں کے مالیہ کو معاف کیا جا رہا ہے۔

قدیم یونانی شہر کی دریافت

ایتھنز ۲۵ر اکتوبر معلوم ہوا ہے کہ ادیس نامی اس قدیم یونانی شہر کو ڈھونڈ لیا گیا ہے۔ جہاں سے یونانی ٹرائے کے خلاف جنگ کرنے روانہ ہوئے تھے۔ یہ شہر بوٹیان میں خلیج یوبیا کے جنوب میں واقع ہے۔ دریافت کرنے کا دعوےٰ اس علاقے کے ڈائریکٹر آثار قدیمہ مسٹر جے تھر بیپاڈز نے کیا ہے۔ کھدائی کے دوران میں پانچویں صدی قبل از مسیح کا تعمیر شدہ ایک مندر بھی ملا ہے۔ یہ مندر دیوتا آرٹیمس کا تھا۔

امید کی جا رہی ہے کہ اسی دیوتا کا ایک اور مندر بھی مل جائے گا۔ جسے یونانی جرنیل ایگیسیان نے اس سے بھی پہلے تعمیر کر دیا تھا۔

ادیس کے قریب دو ایسی خلیجیں واقع ہیں۔ جہاں ایک بہت بڑے طوفان سے بچنے

۲ کے لئے یونانی بحری بیڑہ دو روز کے لئے پناہ گزین ہوا تھا۔ جو مندر دریافت کیا گیا ہے۔ اس کی اونچائی ۱۰۰ فٹ اور چوڑائی ۴۳ فٹ ہے۔ یہ اغلباً دوسری صدی تک اچھی حالت میں تھا۔ لیکن اس کے بعد گوتھوں نے یونان کو تہ و بالا کرتے ہوئے بہت سی دوسری عمارتوں کے ساتھ اسے بھی منہدم کر دیا تھا۔ یہاں تین بت ملے ہیں۔ جن میں سے ایک آرٹیمس کی خادمہ کا ہے۔

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیہ نفس کرتی ہے۔

اعلان نکاح

مورخہ ۱۵/۱۰/۵۶ بروز سوموار قاضی نذیر احمد صاحب نے زبیدہ بیگم بنت چوہدری اصغر علی صاحب چک ۱۲۱ گ ب گھوڑوال۔ تحصیل و ضلع لائلپور حال ربوہ کا نکاح بعوض حق مہر مبلغ ڈھائی ہزار روپیہ ہمراہ چوہدری مبارک احمد ولد چوہدری مولا بخش صاحب سکنہ دریاہ کھنڈ تحصیل مورو۔ ضلع نوابشاہ سندھ پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اس نکاح کو جانبین کے لئے برکات کا موجب بنائے۔ آمین۔ المشہور جنرل سٹور ربوہ

نوٹ:۔ اس خوشی میں انہوں نے مبلغ پانچ روپے بطور اعانت الفضل عطا فرمائے ہیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء (مینیجر الفضل ربوہ)

انصار اللہ مرکزیہ کے دوسرے سالانہ اجتماع کا پروگرام

منعقدہ ۲۶-۲۷ر اکتوبر ۱۹۵۶ء بروز جمعہ و ہفتہ

۲۶ر اکتوبر بروز جمعۃ المبارک

اجلاس اوّل بعد نماز جمعہ و عصر

۲-۳۰ بجے سے ۲-۳۵ تک ۔ تلاوت قرآن کریم ۔ ماسٹر فقیر اللہ صاحب

۲-۳۵ ” ۲-۴۰ ” ۔ نظم فارسی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ۔ خان نیک محمد خان صاحب غزنوی

۲-۴۰ ” ۲-۵۵ ” سالانہ رپورٹ انصار اللہ ۔ قائد عمومی ۔

۲-۵۵ ” ۴-۰ ” ارشادات و ہدایات ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ و صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ

۴-۰ بجے سے ۴-۱۰ تک ۔ ریزولیوشن ۔

۴-۱۰ ” ۴-۴۰ ” تقریر ۔ حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نائب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ

۴-۴۰ بجے سے ۵-۴۰ تک ۔ تفریحی و ورزشی مقابلہ ۔ قیادت تربیت کے زیر انتظام

۵-۴۰ ” ۷-۳۰ ” نماز مغرب و عشاء و کھانا

اجلاس دوم

۷-۳۰ بجے سے ۷-۵۰ تک ۔ درس قرآن مجید ۔ مولانا جلال الدین صاحب شمس

۷-۵۰ ” ۸-۰۰ ” تعمیل فیصلہ جات ۔ قائد عمومی ۔

۸-۰۰ شب سے ۹-۱۰ ” مجلس شوریٰ ۔ قیادت عمومی کے زیر انتظام ۔

۹-۱۵ ” ۹-۳۰ ” درس الحدیث ۔ مولانا محمد احمد صاحب جلیل ۔

شب بخیر

۲۷ر اکتوبر بروز ہفتہ

۴-۰ بجے صبح ۵ بجے صبح تک ۔ نماز تہجد ۔

۵-۳۰ ” ۶-۰۰ ” نماز فجر ۔

اجلاس سوم

۶-۰ بجے صبح ۶-۳۰ تک ۔ درس قرآن مجید ۔ ابو العطاء جالندھری ۔

۶-۳۰ ” ۷-۳۰ ” ذکر حبیب علیہ السلام ۔ حضور کے زمانہ کے دس صحابہ کرام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک ایک روایت یا واقعہ بیان فرمائیں گے ۔

۷-۳۰ ” ۸-۳۰ ” ناشتہ وغیرہ

اجلاس چہارم

۸-۳۰ ” ۸-۴۰ ” تلاوت قرآن کریم ۔ حافظ شفیق احمد صاحب

۸-۴۰ ” ۸-۵۵ ” نظم ۔ از منظوم کلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام در عشق سیدنا حضرت خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم ۔ حافظ محمد رمضان صاحب فاضل

۸-۵۵ ” ۹-۱۰ ” درس الحدیث ۔ مولانا قمر الدین صاحب فاضل ۔

۹-۱۵ ” ۹-۳۰ ” درس کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام ۔ قاضی محمد نذیر صاحب فاضل لائلپوری

۹-۳۰ ” ۹-۴۵ ” تربیتی تقریر ۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے سلمہ اللہ تعالےٰ

۹-۴۵ ” ۱۱-۱۵ ” انعامی تقریری مقابلہ ۔ قیادت ارشاد و اصلاح کی زیر نگرانی ۔

عناوین تقریری مقابلہ

(۱) ہستی باری تعالیٰ (۲) بعث بعد الموت (۳) خلافت کی برکات (۴) اسلامی مملکت کا دستور (۵) مغربی پاکستان کی وحدت کے فوائد ۔

۱۱-۱۵ ” ۱۲-۰۰ ” سوالات اور ان کے جوابات ۔ (۱) مولانا جلال الدین صاحب شمس (۲) خاکسار ابو العطاء

۱۲-۰ ” ۲-۰۰ ” کھانا و نماز ظہر و عصر

اجلاس پنجم

۲-۰۰ بجے سے ۲-۳۰ تک ۔ مجلس شوریٰ ۔ نمائندگان مجلس شوریٰ

۲-۳۰ ” ۳-۱۵ ” تقاریر ۔ قائدین یا نائب قائدین مرکزیہ نیز زعماء صاحبان بیرون

۳-۱۵ ” ۳-۳۰ ” خطاب ۔ حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نائب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ

۳-۳۰ ” ۴-۳۰ ” ارشادات و دعا ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

نوٹ :- (۱) سارے اجلاس مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے پختہ جدید مستقل دفتر کے وسیع احاطہ میں ہوں گے

” (۲) پروگرام میں حسب الضرورت تبدیلی با اجازت نائب صدر مجلس انصار اللہ ہو سکتی ہے ۔

و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین خاکسار ابو العطاء جالندھری قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ

رہن اور سود

(بقیہ صفحہ ۴)

کہ وہ اس سے کسی قسم کا کوئی نفع حاصل کرے ۔ لیکن فتوےٰ اس پر ہے کہ نفع حاصل کرنا جائز ہے ۔ کیونکہ اس طرح کی ممانعت سے اموال کے منافع کو معطل کرنا اور انہیں بیکار ضائع جانے دینا لازم آئے گا ۔ جس کی شریعت نے اجازت نہیں دی ۔ علاوہ ازیں اس زمانہ میں عام ذہنیت یہ ہے کہ لوگ نفع کی شرط پر جائداد لئے بغیر قرض نہیں دیتے ۔ پس اگر اس کی اجازت نہ دی گئی ۔ تو ضرورت مند سرمایہ حاصل نہیں کر سکیں گے ۔ اور ان کی مشکلات بڑھیں گی ۔ پس مصلحت عامہ کا تقاضا ہے کہ انتفاع بالرہن کی اجازت دی جائے ۔

رہن سے انتفاع کے بارہ میں علماء میں اختلاف پر اس زمانہ کے حکم و عدل حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو محاکمہ فرمایا ہے ۔ وہ یہ ہے ۔ آپ نے ایک سوال کے جواب میں فرمایا ۔

”موجودہ تجاویز رہن جائز ہیں ۔ گذشتہ زمانہ میں قانون تھا کہ اگر فصل ہو گئی تو حکام زمینداروں سے معاملہ وصول کر لیا کرتے تھے ۔ اگر نہ ہوئی تو معاف ہو جاتا اور اب خواہ فصل ہو یا نہ ہو ۔ حکام اپنا معاملہ وصول کر ہی لیتے ہیں ۔ پس چونکہ حکام وقت اپنا مطالبہ کسی صورت میں نہیں چھوڑتے ۔ تو اس طرح یہ رہن بھی جائز رہا ۔ کیونکہ کبھی فصل ہوتی ہے ۔ اور کبھی نہیں ہوتی ۔ تو دونوں صورتوں میں مرتہن نفع و نقصان کا ذمہ دار ہے ۔ پس رہن عادل کی صورت میں جائز ہے ۔ جب دودھ والا جانور اور سواری کا گھوڑا رہن با قبضہ ہو سکتا ہے ۔ اور اس کے دودھ اور سواری سے مرتہن فائدہ اٹھا سکتا ہے ۔ تو زمین کا رہن تو آپ ہی حاصل ہو گیا“ ۔

(الحکم ۲۴ر اپریل ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۱)

زیور کے رہن کے متعلق فرمایا :-

”زیور ہو خواہ کچھ ہو ۔ جب کہ انتفاع جائز ہے تو خواہ مخواہ تکلفات کیوں بنائے جائیں ۔ اگر کوئی شخص زیور کو استعمال کر کے اس سے فائدہ اٹھاتا ہے ۔ تو اس کی زکوٰۃ بھی اس کے ذمہ ہے ۔ زیور کی زکوٰۃ بھی فرض ہے“

(الحکم ۲۴ر اپریل ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۱)

ایک سوال کے جواب میں فرمایا :-

ہمارے نزدیک رہن ... کہ نفع و نقصان کا ذمہ دار ہو جاتا ہے اس سے فائدہ اٹھانا منع نہیں ہے ۔ (فتاویٰ احمدیہ جلد ۲ صفحہ ۴۲)

الغرض رہن سے انتفاع کا جواز جن دلائل سے ثابت ہے ۔ ان کا خلاصہ یہ ہے :

۱ ۔ شریعت کے اصول عامہ ۔ عوام کے مصالح اور ان کی ضروریات عدل و قیاس کے تقاضے ۔ اور مرتہن کی ذمہ داریاں

۲ ۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی صحیح احادیث ۔

۳ ۔ علماء امت کی آراء خصوصاً متاخرین حنفی فقہا کے فتاویٰ ۔

۴ ۔ امام الزمان حکم و عدل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات ۔ واللہ اعلم بالصواب ۔

تعلیم الاسلام کالج یونین کی افتتاحی تقریب

(بقیہ صفحہ اوّل)

آگے بڑھے تو تمام حاضرین نے احتراماً کھڑے ہو کر ان کا استقبال کیا ۔ کرسی صدارت پر بیٹھنے کے بعد وائس پریذیڈنٹ نے انگریزی میں اپنی تقریر کا آغاز کرتے ہوئے اس عزت افزائی پر حاضرین کا شکریہ ادا کیا اور اپنی کابینہ کے ارکان کا تعارف کرانے کے بعد نئے سال کا لائحہ عمل ممبران کے سامنے رکھا اور امید ظاہر کی کہ یونین کے ممبران نئے عہدیداروں کے ساتھ کامل تعاون کرتے ہوئے اس پروگرام کو کامیاب بنانے کی پوری کوشش کریں گے ۔

بعد ازاں یونین کے صدر پروفیسر نصیر احمد خاں نے حاضرین کو بتایا کہ آئندہ یونین کی کابینہ میں ایک نامزدہ محترم پرنسپل صاحب نامزد کیا کریں گے ۔ چنانچہ محترم پرنسپل صاحب کی اجازت سے انہوں نے آپ کے نامزد کردہ نمائندے افتخار احمد شاہ صاحب کے نام کا اعلان کیا ۔ اس کے بعد وائس پریذیڈنٹ نے تقریب کے اختتام کا اعلان کیا ۔ اور یہ پُر وقار تقریب انجام پذیر ہوئی ۔